Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم ہفتہ — فون نمبر ۹۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۰ اخاء ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۳۸

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا ۳۵ واں مرکزی سالانہ اجتماع اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایک پُرمعارف خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا

"ہر احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسلام نے دوسروں کے جو حقوق قائم کئے ہیں اُن کی کماحقہٗ ادائیگی کا خاص خیال رکھے"

"حتی المقدور کسی کی حق تلفی نہ ہونے دو اگر ہر انسان ایسا کرے تو یہ دنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے"

ربوہ ۱۹ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جماعت احمدیہ کے بچوں، بڑوں، جوانوں مردوں اور عورتوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حتی المقدور بنی نوع انسان کے اُن حقوق کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام کریں جو اسلام نے قائم کئے ہیں۔ حضور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ نہ خود کسی کی حق تلفی کریں اور نہ تاحدِ امکان کسی کی حق تلفی ہونے دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو تو یہ دنیا جنت کا نمونہ بن جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ارشادات مجلس خدام الاحمدیہ کے ۳۵ ویں سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمائے۔ امسال اس اجتماع میں پہلے دن ۶۸۹ مجالس شامل ہوئی ہیں جبکہ پچھلے سال پہلے دن ۵۵۸ مجالس نے شرکت کی تھی اور اس سال افتتاحی اجلاس کے وقت تک ربوہ کو چھوڑ کر بیرونی مجالس کے ۳۳۴۵ خدام ربوہ پہنچ چکے تھے جبکہ پچھلے سال یہ تعداد ۲۹۰۲ تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے پہلے روز شرکت کرنے والی مجالس اور بیرونی خدام کی تعداد کے ضمن میں فرمایا اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے کی نسبت کچھ بیداری ہوئی ہے گو اتنی نہیں جتنی ہونی چاہیئے تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے قریباً پچاس منٹ خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کے حضور پُرسوز عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں اسلامی تعلیم کے حوالے سے اُن حقوق کا ذکر کیا جو کہ شریعت نے قائم کئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر وہ کام جس کے کرنے کا اسلام نے حکم دیا ہے وہ ہمارے فائدے کے لئے تو ہے ہی لیکن ساتھ کے ساتھ اس سے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں بھی مدد ملتی ہے۔ اسی طرح ہر وہ کام جسے خدا تعالیٰ نے کرنے سے روکا ہے اس کے ذریعہ سے اُس نے دوسروں کی حق تلفی کا دروازہ بند کیا ہے اور اوامر و نواہی میں سب سے اہم پوشیدہ حکمت یہی ہے کہ ان سے دوسروں کے حقوق کی کما حقہٗ ادائیگی کا خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے اور حق تلفی سے بچاؤ کی ضمانت ملتی ہے مسلمانوں کو بہترین اُمت اسی لئے قرار دیا گیا ہے کہ وہ اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہو کر اور دوسروں کو ان پر عمل پیرا کرا کے ایسا معاشرہ قائم کرتے ہیں جس میں لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کی پوری پوری ضمانت دی جاتی ہے۔

خطاب کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لیکر آئے تھے اس میں پہلی دفعہ تاریخ انسانی نے یہ دیکھا کہ دنیا کی ہر چیز کے حقوق قائم کر دیئے گئے ہیں اور ان کی حفاظت کا بھی سامان فراہم کیا گیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ساری دنیا کے لئے بلکہ سارے عالمین کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے ان حقوق کا دائرہ سارے نوعِ انسانی تک وسیع ہے۔

حضور نے حقوقِ انسانی کے موضوع پر دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق پوری طرح بیدار رہ کر خلوصِ نیت سے ادا کرے۔ اس سلسلے میں مالی لحاظ سے اس کو جو حقوق ادا کرنے چاہئیں وہ سائل اور محروم دونوں پر حاوی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہر احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ کسی کے حقوق تلف تو نہیں ہو رہے اور جہاں ایسی بات دیکھے وہاں پیار کے ساتھ اور معاشرے کی فضا کو خراب کئے بغیر (باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۹ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ و عصر مسجد اقصیٰ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے کائنات اور انسانی زندگی کی اس بنیادی حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق نہ ہو دنیا میں نہ تو کوئی سکھ اور چین مل سکتا ہے اور نہ ہی انسان دنیا میں کوئی ترقی کر سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیاتِ قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس تعلق کو حاصل کرنے کیلئے دعا ہی سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زندگی کے ہر کام میں میری طرف جھکو اور میری طرف متوجہ رہو میں تمہاری سنوں گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے باوجود جو میری طرف نہیں جھکتا اور مجھ پر توکل نہیں کرتا اور غیر اللہ پر امیدیں لگاتا اور ان پر بھروسہ کرتا ہے جیسا کہ بعض بیوقوف لوگ رشوتوں، سفارشوں، لوٹ مار اور ہزار قسم کے عیبوں کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں تو ایسے شخص جو خدا سے منہ موڑتے ہیں وہ متکبر ہو کر ذریت شیطان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فلسفۂ دعا پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر چیز مجھ سے مانگو۔ دعا کا دائرہ فرد واحد کے نفس سے لیکر اس کے خاندان، اس کے علاقے، اس کے ملک، دنیا اور ہر زمانہ اور ہر نسل جو آنے والی ہے، پر حاوی ہے اسی لئے ہمیں سب کے لئے ہی دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ دعا کے بغیر خدا تعالیٰ سے تعلق کا بنیادی رابطہ طے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسان جتنا جتنا بڑھ چڑھ کر علم حاصل کرتا جاتا ہے اس کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ ابھی تو وہ علم کے سمندر کے محض کنارے پر پہنچا ہے۔ اور انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ وہ یہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ اگر چاہے تو خدا کے فضل اور رحمت کو حاصل کر سکتا ہے اور خدا کے فضل کو جذب کر سکتا ہے اس کے لئے اسے چاہیئے کہ وہ طریق اور مجاہدہ اختیار کرے جو قرآن نے بتایا ہے۔

حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم زندگی کی بنیادی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بہتری اور خیر کے حالات پیدا کرے۔ آمین

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ [illegible] سے بیمار ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ ر ذیقعد ۱۳۹۹ھ

۲۰ ر اخاء ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے عزّ و وقار کو چار چاند لگانے والا عالمی اعزاز

پاکستان کے جلیل القدر فرزند اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نامور سپوت مشہور عالم سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے پوری کائنات کو متحد و مربوط رکھنے والی قوتوں کی مشترک بنیادی گتھی سلجھانے میں اللہ تعالیٰ کی موعودہ تائید و نصرت اور فضل و رحمت کے درخشندہ نشان کے طور پر جو عظیم یادگار کارنامہ سرانجام دیا ہے اور اس انقلاب انگیز کارنامہ پر نوبل پرائز کی شکل میں انہیں دنیائے سائنس کا جو اعلیٰ ترین عالمی اعزاز ملا ہے وہ اس لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کہ محترم پروفیسر صاحب موصوف پہلے مسلمان اور پہلے پاکستانی ہیں جنہیں اس عالمی اعزاز کا مستحق گردانا گیا ہے اسی لئے آپ کا یہ کارنامہ اور آپ کا یہ اعزاز پاکستان کے لئے، پورے عالم اسلام اور پوری ملت اسلامیہ کے لئے، تمام ترقی پذیر ممالک اور ان میں بسنے والی اقوام کے لئے اور اسی طرح تمام ایشیائی اقوام کے لئے از حد خوشی اور فخر کا موجب ہے۔ اس کارنامہ نے بلاشبہ پاکستانی قوم روئے زمین کے تمام مسلمانوں اور پھر تمام ترقی پذیر اقوام اور بالخصوص ایشیا کے عوام کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اور آج پورا کرۂ ارض اسلام اور پاکستان کے اس جلیل القدر فرزند کے کارنامۂ عظیم پر تحسین و آفرین تعریف و توصیف ستائش و مرحبا اور مبارکباد کے دعائیہ کلمات سے گونج رہا ہے۔

پھر جماعت احمدیہ کے اس نامور و شہرہ آفاق فرزند کا یہ کارنامہ در تحسین و آفرین کے رنگ میں عالمی سطح پر اس کا برملا اعتراف اور اسے ملنے والا یہ اعلیٰ ترین عالمی اعزاز خود اس عالمگیر جماعت کے لئے کچھ کم خوشی و مسرت اور فخر کا موجب نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ اعزاز دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کا موجب ہوا ہے اور اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی ہی وہ مقدس مطمح نظر ہے جو اس جماعت کے ایک ایک فرد کو جان و دل سے عزیز ہے اور اس لئے عزیز ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی ہی اس جماعت کے قیام کا اصل مقصد اور اس کے وجود کی علت غائی ہے۔ پھر ایک احمدی کا یہ عظیم کارنامہ جس نے دنیائے سائنس میں انقلاب برپا کر دکھایا ہے اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کے علمی تفوق سے متعلق خدائی بشارتوں کو ایک نئے رنگ میں پورا کرنے کا موجب ہوا ہے۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ نے فلسفہ اور طبیعیات کے میدانوں میں اسلام کو عنقریب ملنے والی عظیم الشان فتح کا ذکر کرتے ہوئے آج سے ۸۰ سال پہلے فرمایا تھا:۔

"حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں، کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام" حاشیہ صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۵)

چونکہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو علم دیا گیا تھا اس لئے علم کے میدان میں اسلام کی عظیم الشان روحانی فتح کے علاوہ آپ نے علی الخصوص اپنے متبعین کو زبردست علمی کارنامے سرانجام دینے کی غیر معمولی توفیق عطا ہونے کے متعلق خدائی بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

(تجلیات الٰہیہ)

سو الحمد للہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی گرانقدر ریسرچ اور طبیعیات کے میدان میں یکسر جدید انکشاف اور عالمی سطح پر اس کے برملا اعتراف اور انتہائی وسیع پیمانہ پر تحسین و آفرین کے بے ساختہ اظہار نے بھی ان خدائی بشارتوں کو ایک نئے رنگ میں پورا کر کے اسلام کے روحانی اقبال اور روحانی فتح اور روحانی غلبہ کے خوشکن آثار کو نمایاں طور پر روشن کر دکھایا ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ خوشکن آثار مستقبل میں روشن سے روشن تر ہوتے چلے جائیں گے اور بالآخر اقوام عالم اسلام کی ابدی صداقتوں اور اس کے علمی اور روحانی تفوق کی معترف ہو کر اس کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں گی اور اس طرح اسلام کا موعودہ غلبہ عملاً اپنے کمال کو پہنچ جائے گا۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ عظیم کارنامہ اور آپ کا یہ نیا عالمی اعزاز غلبہ اسلام کی آسمانی مہم ہی کا ایک حصّہ ہے۔ اور اسی لئے یہ ہمارے لئے دہری خوشی کا موجب ہوا ہے۔ ایک خوشی اس بات کی کہ اس کی وجہ سے ہمارے وطن عزیز پاکستان کے عزّ و وقار میں اضافہ ہوا ہے اور یہ امر اس کی شہرت و عظمت کو چار چاند لگانے کا موجب بنا ہے۔ اور دوسری خوشی اس بات کی کہ اس کی وجہ سے اسلام کے اقبال اس کی فتح اور غلبہ کے آثار اور زیادہ نمایاں ہو کر بیک وقت پوری دنیا میں منصۂ شہود پر آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کی آئینہ دار اس دہری خوشی پر ہمارے دل اپنے صادق الوعد خدائے قادر و عزیز کی حمد اور اس کے شکر کے جذبات سے لبریز ہیں۔ اور کمال تضرع اور عاجزی کے ساتھ ہماری روحیں اس کے آستانہ پر سجدہ ریز ہو کر اس کی جناب میں ملتجی ہیں کہ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو مستقبل میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس سے بھی عظیم تر کارنامے سرانجام دینے اور پاکستان اور عالم اسلام کے عزّ و وقار کو بلند سے بلند تر کرنے کی توفیق عطا فرما اور دنیا میں اسلام کی سربلندی و سرفرازی میں اضافہ پر اضافہ فرماتا چلا جا اور اسے جلد پورے کرۂ ارض پر کامل طور پر غالب کر تا یہ دنیا توحید حقیقی کی دل سے قائل ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آنحضورؐ کے قدموں میں آ جمع ہو۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین:

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہو گا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر۔ قسط ۹

سمندر کے طبعی خواص

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی ربوہ)

سمندر کا رنگ

پانی ایسا مرکب ہے جو بے رنگ اور شفاف ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ زیادہ مقدار میں ہو اور اس کی گہرائی کافی ہو تو وہ عموماً نیلا نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی کے ذروں سے جب روشنی ٹکراتی ہے تو اس کا انتشار عمل میں آتا ہے۔ جس طرح ہوا میں موجود گرد کے باریک ذروں سے سورج کی شعاعوں میں سے صرف نیلی شعاعیں منعکس ہوتی ہیں اور ان کی وجہ سے آسمان نیلا نظر آتا ہے۔ اس کے برعکس ساحلی پانی عموماً سبز نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پودوں کے گلنے سڑنے کی وجہ سے بعض پیلے رنگ کے نباتاتی مادے پانی میں حل ہو جاتے ہیں۔ یہ پیلا رنگ پانی کے نیلے رنگ سے مل کر ہمیں سبز نظر آنے لگتا ہے۔ جن مقامات پر معلق کثافتیں زیادہ ہوتی ہیں جیسے دریا کے دہانے وہاں پانی بھورے رنگ کا معلوم ہوتا ہے۔

سمندر میں بعض جگہ خاص قسم کے نباتی یا حیوانی مادے کثیر مقدار میں جمع ہو جاتے ہیں ان کی وجہ سے بھی سمندر کا رنگ بدلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بحیرۂ احمر کا رنگ سرخ نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں اربوں ارب باریک الگا اور سرخی مائل بھورے رنگ کے جل جر بڑی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے سارا پانی سرخ نظر آتا ہے۔

سمندر اور روشنی

سمندر کے بارے میں جو کچھ اوپر بیان ہوا وہ اس کے سطحی پانی کی کیفیت ہے۔ اب اگر پانی کے اندر غوطہ مار کر دیکھا جائے تو اندرونی کیفیت بالکل مختلف ہوتی ہے۔ جب سورج سر پر ہو تو اس کی روشنی کا ۹۸ فیصد حصہ پانی کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب سورج افق کے قریب ہو تو صرف ۶۵ فیصد روشنی اندر جاتی ہے۔ پانی چونکہ ہوا کے مقابلہ میں زیادہ کثیف ہے۔ اس لئے یہ روشنی زیادہ دور تک پانی کے اندر نہیں جا سکتی۔ ہر پچاس گز کی گہرائی پر اس کی تیزی میں دس گنا کمی واقع ہوتی ہے۔ جو لوگ قعر بین کے ذریعہ پانی کے اندر اترے ہیں ان کا مشاہدہ ہے کہ چار سو گز کی گہرائی پر اس قدر تاریکی ہو جاتی ہے کہ انسانی آنکھ کچھ نہیں دیکھ سکتی۔

اس کے علاوہ سمندر کے پانی میں شعاعوں کو انتخابی رنگ میں جذب کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ ڈیڑھ فٹ تک تو روشنی سفید رہتی ہے۔ اس کے بعد مختلف رنگ جذب ہونا شروع ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے سرخ رنگ جذب ہوتا ہے۔ اور پھر باری باری دوسرے رنگ۔ پندرہ فٹ کی گہرائی میں عام روشنی میں نیلے اور سبز رنگ کی جھلک آجاتی ہے اس سے زیادہ گہرائی میں سرخ اور پیلا رنگ تیزی سے جذب ہو جاتا ہے۔ اور نیلا اور سبز رنگ غالب اور نمایاں رہتا ہے۔ ڈیڑھ سو فٹ سے نیچے نیلاہٹ غالب رہتی ہے۔ اور پانی کا رنگ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ سطح پر نظر آتا ہے۔

ہسپانیہ کے ساحل سے کچھ پرے خلیج بلنیہ میں ایک دفعہ تین غوطہ خوروں نے ایک سائنسی عجوبہ مشاہدہ کیا۔ وہ ایک دن صبح سویرے پانی میں تفریحاً غوطے لگا رہے تھے۔ کہ اچانک سامنے کی چٹانوں میں سے چمکدار نیلگوں روشنی کی ایک تیز دھار نظر آئی۔ تینوں اس کی طرف لپکے۔ آگے جا کر دیکھا کہ وہ روشنی ایک غار کے منہ میں سے نکل رہی ہے۔ وہ غار کے اندر گھس گئے۔ اور اس کے چاروں طرف گھوم کر دیکھا مگر کچھ پتہ نہ لگا کہ روشنی کہاں سے آرہی ہے۔ تھوڑی دیر میں وہ روشنی اچانک غائب ہو گئی تو وہ باہر نکل آئے۔

اگلے دن پھر اسی مقام پر اسی وقت انہوں نے غوطہ لگایا اور غار کا اچھی طرح معائنہ کیا۔ آدھ گھنٹہ بعد روشنی پھر اچانک غائب ہو گئی۔ تب ان کی سمجھ میں آیا کہ چڑھتے ہوئے سورج کی کرنیں غار کے منہ پر پڑ رہی تھیں اور ان کی وجہ سے وہ جگہ نیلی روشنی سے منور ہو جاتی تھی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ جاڑے کے موسم میں طلوع آفتاب کے وقت بہت سی غاروں سے نیلی روشنی کے دھارے اسی طرح نکلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

جہاں تک انسانی نظر کا تعلق ہے خفیف سے گدلے پانی میں چند گز سے آگے دیکھنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اگر پانی صاف اور پرسکون ہو تو پچاس ساٹھ گز تک کی چیزیں بھی نظر آجاتی ہیں۔ بعض استثنائی صورتوں میں سو گز تک بھی چیز دیکھی جا سکتی ہے۔

مصنوعی روشنی بھی پانی میں زیادہ دور تک نہیں جا سکتی۔ بحیرۂ روم کا پانی نسبتاً بہت صاف ہے۔ لیکن وہاں بھی ایک گز دور چیز کی تصویر لینے کے لئے ۵۰۰ واٹ کی روشنی درکار ہے۔ اگر فاصلہ دو گز ہو جائے تو ڈھائی ہزار واٹ کی روشنی کی ضرورت پڑے گی۔ مصنوعی روشنی کے استعمال نے ایک حیران کن انکشاف یہ کیا ہے کہ جونہی برقی روشنی کی ایک شعاع گہرے پانی میں ڈالی جاتی ہے تو بجائے بے کیف نیلگوں یک رنگ کے رنگا رنگ کی چمکدار مچھلیاں نظر آنے لگتی ہیں۔ ان کو دیکھ کر بعض دفعہ انسان سوچتا ہے کہ پانی کے اندر جو شوخ خوشنما رنگ کی مخلوق پائی جاتی ہے۔ اس کے خوشنما رنگوں کا آخر کیا فائدہ ہے۔ آدمی دن کی روشنی میں تو ان کو دیکھ نہیں سکتا۔ شائد پانی کے اندر رہنے والے جانوروں کو وہ رنگ نظر آتے ہوں کیونکہ ان کی آنکھیں انسانی آنکھ سے مختلف ہوتی ہیں۔ شائد وہ آبی جانوروں کے لئے ان کے ماحول میں حفاظت کا ذریعہ ہوں۔

شوریت

خالص پانی بے ذائقہ ہوتا ہے لیکن کنوئیں یا چشمے کا پانی میٹھا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کئی قسم کے نمک ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن سے خوشگوار ذائقہ پیدا ہوتا ہے۔ سمندر کے پانی میں ان نمکوں کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور بعض ایسے نمک ہوتے ہیں جو اس کے ذائقہ کو نمکین بنا دیتے ہیں۔ اتنا نمکین کہ وہ پینے کے قابل نہیں رہتا۔ نمکوں کا جو تناسب پانی میں پایا جاتا ہے۔ اسے شوریت کہتے ہیں۔ اسے ظاہر کرنے کے لئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک ہزار حصہ پانی میں کتنے حصہ نمک موجود ہے۔ یہ تناسب فیصد کی شکل میں بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن زیادہ صحت کے ساتھ اس تناسب کو ظاہر کرنے کے لئے فی ہزار کا طریق رائج ہے عام طور پر کھلے سمندر میں نمک کی مقدار ۳۲ سے ۳۶ فی ہزار ہوتی ہے۔ اوسطاً شوریت کی مقدار ۳۴ فی ہزار سمجھی جاتی ہے۔

ایک عجیب بات یہ دیکھی گئی کہ اگرچہ سمندر کے مختلف حصوں میں شوریت مختلف ہوتی ہے۔ بعض جگہ زیادہ ہے اور بعض جگہ کم لیکن تمام اہم مرکبات جو سمندر میں پائے جاتے ہیں۔ ان کا باہمی تناسب ہر جگہ یکساں ہے۔ گویا اختلاف نمک کی کل مقدار میں ہوتا ہے نہ کہ اس کی نوعیت میں۔ جن سمندروں میں دریاؤں کا پانی کافی مقدار میں گرتا ہے۔ وہاں سطحی پانی میں شوریت نسبتاً کم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر خلیج بنگال کے شمالی حصہ اور بحیرۂ زرد میں سطحی پانی کی شوریت تیس فی ہزار ہے۔ جبکہ بحیرۂ اسود میں صرف سولہ فی ہزار ہے۔ بحیرہ بالٹک میں بہار کے موسم میں صرف ایک فی ہزار ہوتی ہے۔ ایسے مقامات پر جہاں تبخیر زیادہ ہے۔ اور بارشیں کم ہوتی ہیں شوریت چالیس فی ہزار تک بڑھ جاتی ہے۔ خلیج فارس اور بحیرۂ احمر کی شوریت چالیس، اکتالیس فی ہزار ہے۔

درجۂ حرارت

خشکی اور تری کے درجۂ حرارت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم میں خشک علاقوں میں درجۂ حرارت ۱۱۵ تا ۱۲۰ فارن ہیٹ درجہ تک ہو جاتا ہے۔ عرب اور افریقہ کے ریگستانوں میں تو درجۂ حرارت ۱۳۰، ۱۳۲ ف تک پہنچا ہے۔ لیکن منطقہ حارہ میں بھی سطح سمندر کا درجۂ حرارت زیادہ سے زیادہ ۸۵ ف ہوتا ہے البتہ خلیج فارس میں گرمی کے موسم میں ۹۰ تک پہنچ جاتا ہے۔ بحیثیت مجموعی سارے سمندر کا صرف ۳۱ فیصد رقبہ ایسا ہے۔ جس کا درجۂ حرارت ۸۵ اور ۹۰ ف کے درمیان ہوتا ہے۔ سطحی پانی کے درجۂ حرارت کے اعتبار سے سمندر کے رقبہ کی تقسیم یہ ہے۔

درجۂ حرارت (فارن ہیٹ میں)	رقبہ (فیصد)
۳۵ درجہ یا اس سے نیچے	۱۲٫۵
۳۵ تا ۴۰	۹٫۴
۴۰ تا ۵۰	۸٫۴
۵۰ تا ۶۰	۱۰٫۷
۶۰ تا ۷۰	۱۳٫۴
۷۰ تا ۸۰	۲۴٫۲
۸۰ تا ۸۵	۲۲٫۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۸ تا ۹۰ ۰۱۱

اس جدول سے ظاہر ہے کہ موسم گرما میں بھی پانی خشکی کے مقابلہ میں بہت کم گرم ہوتا ہے۔

گہرائی کے ساتھ بھی پانی کے درجۂ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ٹھنڈے پانی کی کثافت زیادہ ہوتی ہے وہ نسبتاً بھاری ہونے کی وجہ سے نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ گہرائی کے ساتھ درجۂ حرارت میں جو فرق پڑتا ہے۔ وہ بھی خشکی کے مقابلہ میں بہت کم ہوتا ہے۔ اگر ہم زمین کے اندر چلے جائیں تو ہر ۶۰ فٹ سے ۱۱۰ فٹ کی گہرائی پر درجۂ حرارت میں ایک فرق پڑتا ہے۔ لیکن سمندر میں یہ صورت نہیں۔ بحیرہ روم جو چاروں طرف سے خشکی میں گھرا ہوا ہے اور سمندر کے عام بہاؤ سے ایک حد تک منقطع ہے وہاں پر بھی دس ہزار فٹ میں صرف ایک درجہ کا فرق پڑتا ہے۔ کھلے سمندروں میں فرق اس سے بھی کم ہوتا ہے۔

سطح کے قریب پانی کا درجۂ حرارت قریباً ہر جگہ یکساں رہتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہواؤں اور لہروں کے زیر اثر وہ آپس میں ملتا رہتا ہے۔ اس طبقہ کی گہرائی جس میں درجۂ حرارت یکساں رہتا ہے۔ پرسکون سمندر میں دس فٹ کے قریب ہے لیکن تجارتی ہواؤں کے خطہ میں چھ سو فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد ایسا طبقہ آتا ہے جہاں درجۂ حرارت کم ہونے لگتا ہے۔ بارہ سو فٹ سے زیادہ گہرائی پر درجہ حرارت ہر جگہ ۶۰ فارن ہیٹ (ف) سے کم ہوتا ہے۔ حتی کہ خط استوا پر بھی گہرے پانی کا درجۂ حرارت ۳۵ ف یعنی ۱٫۷ سنٹی گریڈ (س) ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گہرائی میں جو پانی ہوتا ہے وہ وہ ہے جو قطبین کے پاس نیچے اتر کر وہاں پہنچتا ہے۔

موسم کے لحاظ سے سمندر کے پانی میں بہت کم تبدیلی ہوتی ہے۔ بحر اوقیانوس میں ۴۰ درجہ عرض بلد پر درجہ حرارت کا سالانہ فرق ۱۵ ف (۳ء۸ س) ہوتا ہے لیکن منطقہ حارہ میں یہ فرق صرف ۳ یا ۴ ف رہ جاتا ہے۔ منطقہ معتدلہ جنوبی میں یہ فرق ۹ یا ۱۰ ف کے قریب ہوتا ہے۔ درجہ حرارت کی یہ سالانہ تبدیلیاں صرف ۶۰۰ فٹ کی گہرائی تک محسوس ہوتی ہیں۔ اس سے نیچے عمومی رنگ میں سارا سال کیفیت یکساں ہی رہتی ہے۔ شماریات کی پیمائشات کے مطابق بحیثیت مجموعی سمندروں کا اوسط درجہ حرارت ۳۹ ف (قریباً ۴ س) پایا گیا۔

دن کے وقت سطحی پانی میں سورج کی کافی توانائی جذب ہو کر اس کا درجۂ حرارت بڑھاتی ہے۔ لیکن پانی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ خشکی کے مقابلہ میں دیر سے گرم ہوتا اور دیر سے سرد ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دن کے وقت جب خشکی کے خطے سورج کی حرارت سے زیادہ گرم ہو جاتے ہیں تو پانی نسبتاً ٹھنڈا رہتا ہے اور ٹھنڈی ہوائیں نسیم بحری کی صورت سمندر سے خشکی کی طرف چلتی رہتی ہیں۔

پھر جب رات آتی ہے تو زمین جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور پانی نسبتاً گرم رہتا ہے۔ اس وجہ سے گرد و پیش کی ہوا گرم ہو کر ساحلی علاقوں کے درجہ حرارت کو معتدل کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سمندر کے ساحلی علاقے نہ زیادہ گرم ہوتے ہیں اور نہ زیادہ سرد بلکہ موسم معتدل سا رہتا ہے۔ منطقہ حارہ اور معتدلہ میں جہاں دن رات کم و بیش بارہ بارہ گھنٹے کے ہوتے ہیں سطحی پانی کا درجہ ۸۵ درجہ فارن ہیٹ (ف) یا ۳۰ درجہ سنٹی گریڈ (س) تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قطبین کے قریب جہاں سرد راتیں طویل ہوتی ہیں سطحی پانی کا درجہ حرارت ۳۲ ف یعنی صفر درجہ سنٹی گریڈ تک گر جاتا ہے اور پانی برف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پانی کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ کثافت ۲ء۳۹ ف یعنی ۴ سنٹی گریڈ پر ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پانی اس سے زیادہ سرد ہو جائے تو وہ پھیلتا اور نسبتاً ہلکا ہو جاتا ہے۔ اس لئے نیچے نہیں جا سکتا۔ اسی بناء پر اگر کسی جگہ سطحی پانی کا درجہ نقطۂ انجماد تک پہنچ جائے اور جم کر برف میں تبدیل ہو جائے تو وہ ہلکا ہونے کے باعث اوپر ہی رہتا ہے۔ نیچے نہیں جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پیندے تک درجہ حرارت میں اس قدر کمی نہیں ہوتی کہ وہ سارا منجمد ہو جائے بالائی تہیں یخ بستہ ہوتی ہیں لیکن ان کے نیچے پانی مائع حالت میں رہتا ہے۔ اور بحری جانوروں کی زندگی میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ اگر سردی کی شدت سے پانی پیندے تک جم جاتا تو مچھلیاں اور دوسرے آبی جانور ہلاک ہو جاتے۔ قدرت نے ایسا انتظام کیا ہے کہ برف کی دبیز تہوں کے نیچے بھی پانی ہمیشہ موجود رہتا ہے۔

پانی میں آواز

آواز کی رفتار ہوا میں ۳۴۰ فی سیکنڈ یعنی ۷۶۵ میل فی گھنٹہ ہے۔ لیکن پانی میں آواز کی رفتار ۱۵۰۰ میٹر فی سیکنڈ یعنی ۳۳۴۸ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ گویا پانی میں آواز ہوا کے مقابلہ میں قریباً ۵ گنا زیادہ ہے۔ اس وقت تک انسانوں کے بنائے ہوئے سامانوں میں سوائے راکٹوں کے کوئی چیز اس قدر تیز رفتار نہیں ہے۔ لیکن راکٹ ہوا میں یا خلا میں چلتے ہیں پانی میں آواز سے تیز رفتار کوئی چیز نہیں جس طرح روشنی ہوا میں سہولت سے گزر جاتی ہے۔ اسی طرح آواز پانی میں سے بڑی سہولت سے گزرتی ہے۔ ہوا میں سو کلوواٹ کا آواز پیدا کرنے والا آلہ ۹۶۴ میل دور سنا جا سکتا ہے۔ لیکن پانی میں ہم ایک کلوواٹ کے منبع سے بیس پچیس میل کے فاصلہ پر آواز کو بخوبی سن سکتے ہیں۔

سمندر کے پانی میں آواز کی رفتار اور اس کی دوسری خصوصیات عملی لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اگر ہم پانی کے اندر آواز پیدا کریں تو وہ سمندر کے پیندے سے منعکس ہو کر ہائیڈرو فون کے ذریعہ سنی جا سکتی ہیں۔ اسی طریق پر سمندر کی گہرائی معلوم کی جا سکتی ہے۔ گونج پیمائی کا یہ طریقہ دوسری جنگ عظیم کے دوران کثرت سے استعمال ہوتا رہا ہے۔ آجکل تمام جنگی جہازوں اور مچھلیاں پکڑنے والے جہازوں میں ایک آلہ لگا ہوتا ہے جسے ہائیڈرو لوکیٹر
(HYDRO LOCATOR)
یا آبی مقام شناس کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا گونج پیما ہی ہے۔ اس کے ذریعہ پتہ لگ جاتا ہے کہ دشمن کی آبدوز کس سمت سے کتنے فاصلہ پر ہے۔ اسی طرح اس کے ذریعہ مچھلیوں کے اجتماع کا علم ہو جاتا ہے کیونکہ جب مچھلیاں بڑی تعداد میں کسی جگہ جمع ہوں تو ان کے جسم سے بھی آواز کا انعکاس ہوتا ہے۔ اور ان کے مقام کی تعیین ہو جاتی ہے۔ گونج کی خصوصیات سے ماہرین یہ بھی پتہ لگا لیتے ہیں کہ مچھلیوں کا اجتماع کتنا بڑا ہے۔ اور وہ مچھلیاں کس نوعیت اور کس قسم کی ہیں۔ گونج کے ذریعہ کسی چیز کے مقام کی تعیین کی تکنیک میں بڑی ترقی ہو گئی ہے۔ اس کے ذریعہ نہ صرف آبدوزوں اور مچھلیوں کے گروہوں کا علم حاصل کیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص کسی حادثہ کی وجہ سے سمندر میں گر جائے یا پانی میں ڈوب جائے تو اس کے مقام کی تعیین بھی کی جا سکتی ہے۔

گیسوں کی حل پذیری

سمندر کے پانی اور ہوا میں جو گیسیں موجود ہوتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ توازن قائم رہتا ہے۔ لیکن چونکہ ہوا میں جو گیسیں پائی جاتی ہیں ان کی پانی میں حل پذیری مختلف ہے۔ اس لئے پانی میں جو گیسیں حل ہو جاتی ہیں ان کا باہمی تناسب ہوا سے مختلف ہوتا ہے۔ ہوا میں آکسیجن کی مقدار ۲۱ فیصد ہوتی ہے۔ لیکن پانی میں اس کی مقدار ۳۰ فیصد کے قریب ہوتی ہے۔ کسی وقت پانی میں حل شدہ گیسوں کی مقدار کیا ہو گی۔ اس کا انحصار ایک حد تک پانی کی شوریت لیکن زیادہ تر اس کے درجہ حرارت پر ہوتا ہے۔ جس قدر درجہ حرارت زیادہ ہو گا حل شدہ گیسوں کی مقدار کم ہو گی۔ سطح آب پر جس قدر گیسیں پانی میں حل ہو جاتی ہیں۔ بعد کے حالات میں اس میں بہت کم تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سطح کا پانی جب گہرائیوں میں چلا جائے تو حل شدہ گیسوں کی مقدار کم رہتی ہے۔

البتہ آکسیجن کی مقدار حیاتیاتی تغیرات کی وجہ سے بدل جاتی ہے۔ مچھلیوں کے سانس لینے کی وجہ سے پانی کے اندرونی طبقے میں اس کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن پانی کی بالائی تہوں میں پودوں کے نور کیمیائی عمل سے یعنی ضیائی تالیف کی وجہ سے آکسیجن کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ضیائی تالیف کے دوران کاربن ڈائی آکسائیڈ پانی سے مل کر نامیاتی مادوں میں تبدیل ہو جاتی ہے اور آکسیجن علیحدہ ہوتی رہتی ہے۔ بہرکیف ان تمام تغیرات کے باوجود جو ہر آن پانی کے اندر یا اس کی سطح پر ہو رہے ہیں۔ حل شدہ گیسوں اور ہوا میں موجود گیسوں کی مقدار میں توازن قائم رہتا ہے نہ کوئی چیز زیادہ ہوتی ہے اور نہ کم الّا ماشاء اللہ۔

اپنی زبان میں دعائیں کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ضروری بات نہیں کہ دعائیں عربی زبان میں کی جائیں۔ چونکہ اصل غرض نماز کی تضرع اور ابتہال ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی کرے۔ انسان کو اپنی مادری زبان سے ایک خاص انس ہوتا ہے اور وہ پھر اس پر قادر ہوتا ہے۔ دوسری زبان میں خواہ اس پر کسی قدر بھی دخل ہو اور مہارت کامل ہو ایک قسم کی اجنبیت باقی رہتی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی دعا مانگے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اماں جی کی یادیں!

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل امام مسجد فضل لندن)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور احسان سے میری اماں جی کو ایسی سمجھ اور فراست عطا کی تھی کہ بڑی الجھنوں کو وہ سلجھا لیتیں اور مشکل و پیچیدہ گھریلو معاملات کو خوش اسلوبی سے حل کر لیتیں۔

جب اولاد در اولاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ بہوؤں کی آمد ہوئی تو فراخدلی سے ہر ایک بہو کے ساتھ معاملہ کیا۔

گرمیوں کا موسم تھا۔ ہمارے چھوٹے بھائی شیخ بشیر احمد نے مری میں ایک کوٹھی کا انتظام اپنے اہل و عیال کے لئے کیا تھا۔ اماں جی کو بھی ساتھ لے گئے۔ کچھ دنوں کے لئے میں بھی چلا گیا ان کا پروگرام چند دن ٹھہر کر واپس آنے کا تھا اپنی بہو سے تاکیداً کہہ کر گئیں مبارک کا خیال رکھنا اور خود ضروری اشیاء خشک پھل وغیرہ بازار سے خرید کر میرے بکس میں رکھ دئیے۔

میری اماں جی کو جب میری دوسری شادی کا بوجہ پہلی بیوی کے فوت ہو جانے کے فکر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا سامان و انتظام ہو گیا تو ضروری سامان اور انتظام کے لئے والد صاحب اور اماں جی نے ایک عزیز بھائی کے ذمہ زیور، دوسرے کے ذمہ کپڑوں کے انتظام کی ڈیوٹی لگائی۔ خدا جزائے خیر دے میرے ان بھائیوں نے نہایت کریمانہ انداز میں یہ سب انتظام کیا لیکن اصل محرک اماں جی اور والد صاحب ہی تھے۔ جب شادی ہو گئی تو میری موجودہ بیوی کے تین چھوٹے بچے بھی تھے۔ میری اماں جی نے اس محبت و پیار اور شفقت کا ان سے سلوک کیا کہ سب کے سب دلی محبت و خلوص سے ان کو دادی اماں کہنے لگے۔

— ۴ —

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد، خواتین مبارکہ، بچوں اور بچیوں کے لئے دل میں بہت احترام اور محبت کا جذبہ تھا۔ ان کی خوشی میں شریک ہوتیں اور بہت خوشی محسوس کرتیں۔ ان کی تکلیف سے بے چین ہو جاتیں اور بار بار اس تکلیف کے باعث پریشانی کا اظہار کرتیں اور دعائیں کرتیں۔ جب بھی خدمت کا موقع ملتا اس کو اپنے لئے سرمایۂ حیات خیال کرتیں۔ حضرت سیدہ امّ ناصرؓ کو ایک دفعہ کسی بیماری کے باعث ڈاکٹروں نے باقاعدہ کچھ عرصہ سیر کرنے کے لئے مشورہ دیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اجازت بابرکت سے لگاتار ایک دو ماہ خاکسار کی اماں جی ان کے ساتھ جاتیں۔ کبھی دارالانوار کے علاقہ کی طرف اور کبھی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی کوٹھی کی طرف کبھی کسی اور طرف اماں جی کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی اور کبھی ایک دن بھی انہوں نے ناغہ نہ کیا۔ دوسری صاحبزادیوں کے ساتھ بھی بہت تعلق تھا۔ ان صاحبزادیوں نے بھی بہت سعادت و شرافت کے ساتھ ان سے ہمیشہ معاملہ کیا جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

حضرت سیدہ محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بے حد انس تھا اور عقیدت و محبت تھی۔ برادرم شیخ فضل احمد صاحب کی اہلیہ نے سنایا کہ وہ اماں جی کے ساتھ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کو ملنے کے لئے بیت الظفر میں گئیں۔ حضرت بیگم صاحبہؓ نے کمال شفقت کے ساتھ اماں جی کو اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا اور فرمایا "آؤ قادیان کی پرانی یادیں تازہ کریں"۔ اور دیر تک دونوں پرانے دورِ قادیان کی باتوں میں مصروف رہیں۔ اس وقت دونوں کے چہروں پر عجیب رونق تھی اور خوشی کا احساس۔

ایک اور خاص بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میری اماں جی نے ہمیشہ اپنے خاوند اور ہمارے والدؓ کے ساتھ بہت وفاداری کے ساتھ زندگی بسر کی۔ تمام عمر آپ کی ہر ضرورت اور ہر بات کا خیال رکھا۔ والد صاحب کی پسند کی کبھی خلاف ورزی نہ کرتیں۔ ان کی پسند کے کپڑے، ان کی پسند کی خوراک ان کی پسند کی چیزیں مہیا کرتیں اور حق یہ ہے کہ ہر ضرورت کا بڑے اہتمام سے خیال رکھتیں

انتظامی لحاظ سے گھر کے معاملات اور پھر پانچ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں کی ماں۔ پھر آگے ان بیٹوں، بیٹیوں کی اولاد اور داماد یہ سب کے سب اماں جی کے ہاں ہی جب ربوہ آتے تو قیام کرتے والد صاحب سارا کام اماں جی کے انتظام میں دے دیتے حالانکہ والد صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سی انتظامی صلاحیتوں سے نوازا تھا مگر گھر میں وہ بھی اماں جی کو ہی منتظمِ اعلیٰ بنا دیتے اور سب کام خوش اسلوبی سے انجام دیتیں۔

الغرض میری اماں جی کا وجود نہایت ہی کریم و شفیق تھا، جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کی برکتوں و نشانوں سے مالا مال گھر دیکھ کر اور زندگی کی ۸۷ بہاریں دیکھ کر اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پنجابی کا مشہور مگر حقیقت پر مشتمل یہ مقولہ کتنا پیارا اور دلربا ہے

"ماواں ٹھنڈیاں چھاواں"

سچ مچ ماؤں کا سایہ ٹھنڈا اور راحت و سکون سے لبریز سایہ ہوتا ہے اور پیار و شفقت کا ایک مضبوط حصار ہوتا ہے

اماں جی کی وفات سے ہم سب بہن بھائی اگرچہ اس ٹھنڈے سائے سے محروم ہو گئے ہیں لیکن ان کی بے شمار اور دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کا سایۂ رحمت بفضلِ خدا ہمارے ساتھ ہے اور انشاء اللہ آخر دم تک ہمارے ساتھ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اماں جی کو احمدیت قبول کرنے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آنے کے بعد بہت برکت بخشی اور زندگی کے آخری لمحات تک وہ ان برکات سے خوب متمتع ہوتی رہیں۔ میری اماں جی کی آخری اور الوداعی روانگی اس دنیا سے انجام بالخیر کے ساتھ ہوئی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے۔

مقامی اجتماع لجنہ اماء اللہ کوئٹہ

مورخہ ۲۸ ستمبر بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ کوئٹہ میں مقامی اجتماع منعقد کرایا گیا۔ اجتماع کی کارروائی صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد احادیث نبویؐ کا درس دیا گیا۔ پھر نظم پڑھی گئی جس کے بعد تقریری مقابلہ معیارِ اوّل کا آغاز ہوا۔ اس مقابلہ میں پانچ بہنوں نے حصہ لیا۔ دوسرا مقابلہ بیت بازی تھا جس میں چودہ بہنوں نے حصہ لیا۔ تیسرا مقابلہ دینی معلومات کا تھا جس میں نو بہنوں نے شرکت فرمائی۔ چوتھا مقابلہ تلاوت کلام پاک کا تھا جس میں دس بہنوں نے شرکت فرمائی۔

مقابلوں کے بعد مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی جس میں انہوں نے پردے کی اہمیت، اجلاسوں کی اہمیت، لجنہ کی ذمہ داریاں بتائیں اور پیار و محبت سے رہنے کی تلقین فرمائی۔ بعد دعا اجتماع کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس شروع کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و عہد نامہ دہرانے کے بعد تقریری مقابلہ معیار دوم شروع ہوا جس میں نو بہنوں نے حصہ لیا۔ بعد ازاں محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا آپ نے اجتماع، جلسوں کی اہمیت، بہنوں کو اپنے فرائض احسن طریقہ سے نبھانے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد مقابلہ حفظ قرآن (سورۃ نباء، النزعٰت) ہوا جس میں پانچ بہنوں نے حصہ لیا۔

ہر مقابلہ میں اوّل، دوم، سوم آنے والی بہنوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں مہمان خصوصی اور محترمہ صدر صاحبہ نے خطاب کیا۔ آپ نے جلسوں میں شرکت کرنے اور اجتماع کروانے کی اہمیّت و مقصد پر روشنی ڈالی۔ نیز بہنوں کو اپنے فرائض کو سمجھنے اور نبھانے کی تلقین فرمائی۔

ساڑھے پانچ بجے اجتماعی دعا ہوئی جس پر اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی

(صدر لجنہ اماء اللہ۔ کوئٹہ)

وقف عارضی میں شمولیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں عمر بھی ہے جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربان کرنے کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔ (الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء)

احباب کرام کثرت کے ساتھ وقف عارضی کے لئے نام پیش کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرنے والوں میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا جاری فرمودہ الٰہی منصوبہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں صد فیصد ادائیگی کرنیوالے مخلصین کی فہرست

(دوسری قسط)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر فرمایا تھا:۔

"وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی"

(اشتہار جنوری ۱۸۹۷ء)

اس مقصد کے حصول کے لئے حضرت اقدسؑ اور آپ کے خلفاء کوشاں رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی زبانوں میں اس قدر تاثیر رکھی ہے کہ جب بھی ان کی طرف سے غلبۂ اسلام کے لئے کوئی تحریک ہوئی ساری قوم نے اس پر لبیک کہی۔ "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی تحریک پر بھی ہم نے یہی نظارہ دیکھا اور ہر طرف سے لبیک اللّٰھم لبیک کی صدائیں بلند ہوئیں۔ جن مخلصین کو اللہ تعالیٰ نے صد فی صد وعدے پورے کرنے کی سعادت دی ہے ان کی دوسری فہرست ریکارڈ اور دعا کی غرض سے پیش ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی
۳۱	مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب بذریعہ عبدالرحمٰن صاحب پسر دارالنصر ربوہ
۳۲	" مولوی برکت علی صاحب چک نمبر ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور
۳۳	" محمد طفیل صاحب ولد ولی داد صاحب۔ نوادے بھکی کے ضلع سیالکوٹ
۳۴	" مولوی محمد خورشید صاحب چک ۶۹/ر۔ب گھسیٹ پورہ فیصل آباد
۳۵	" عبدالسلام صاحب و عبدالمنان صاحب پاک گولڈسمتھ دارالصدر شرقی ربوہ
۳۶	" نعمت اللہ صاحب جتوئی حیدرآباد شہر
۳۷	" میر نور احمد صاحب تالپور "
۳۸	مکرمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ
۳۹	مکرم مرزا محمد شفیع صاحب نلکہ ساز ظفروال ضلع سیالکوٹ
۴۰	" مولوی نور احمد صاحب دارالصدر شرقی (دفتر خدمت درویشاں) ربوہ
۴۱	" مختار احمد صاحب ہاشمی " " " " " "
۴۲	" حکیم محمود احمد صاحب واقفِ زندگی معلم وقفِ جدید چک ۹۸ شمالی سرگودھا
۴۳	مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خوشی محمد صاحب۔ گھٹیالیاں کلاں۔ سیالکوٹ
۴۴	مکرم سید مبشر احمد صاحب منظر ولد سید شوکت علی صاحب چلنی گوٹھ چک 157/N.P ضلع بہاولپور
۴۵	مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء دارالرحمت غربی ربوہ
۴۶	" سردار غلام مصطفیٰ صاحب معہ خاندان کماس ضلع لاہور
۴۷	" راجہ بشیر الدین احمد صاحب معہ اہل وعیال و والدین مرحومین مڈرانجھا ضلع سرگودھا
۴۸	" ماسٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم بذریعہ راجہ کریم احمد ناصر صاحب دارالبرکات ربوہ
۴۹	" سید ارشاد احمد صاحب ولد سید شوکت علی صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
۵۰	" چوہدری جان محمد صاحب چک نمبر 8/M.B ضلع سرگودھا
۵۱	" غلام نبی صاحب چک ۲۸۱/ر۔ب ضلع فیصل آباد
۵۲	مکرمہ استانی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن دین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۵۳	" " " " " از طرف عزیزان
۵۴	" آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر دارالرحمت غربی ربوہ
۵۵	مکرم حافظ عبدالسلام صاحب دارالصدر غربی ربوہ
۵۶	مکرمہ صاحبزادی فوزیہ احمد صاحبہ از طرف صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب مرحوم ربوہ
۵۷	مکرم حافظ عزیز احمد صاحب مرحوم چنیوٹ
۵۸	" میاں رحمت علی صاحب مغل پورہ لاہور
۵۹	مکرمہ ڈاکٹر ساجدہ اشرف صاحبہ ملتان
۶۰	مکرم راجہ محمد ابراہیم صاحب جنجوعہ دارالصدر غربی ربوہ

نوٹ: تصحیح۔ الفضل مورخہ ۸ر اکتوبر ۱۹۶۹ء میں جوبلی فنڈ کی قسط اول میں نمبر ۱۲ اور نمبر ۲۲ کے نام اسطرح پڑھے جائیں:۔

مکرمہ امۃ المجید صاحبہ بنت عبدالسلام صاحب زرگر۔ ربوہ

مکرم ماسٹر عطاء محمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

انیس سالہ اسنادِ خوشنودی برائے مجاہدین تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت تحریک جدید کے مجاہدین دفتر اول کو جو دفتر اول کے دورِ ثانی کے انیس سالوں میں بھی اپنی مالی قربانی کو باحسن طریق پیش کر چکے ہیں اسنادِ خوشنودی جاری کی جا رہی ہیں۔ ایسے خوش نصیب مجاہدین کی قسط ۳ درج ذیل ہے:۔

۳۷	مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب گورایہ دارالعلوم غربی ربوہ
۳۸	مکرمہ حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب مالی ننگلی چک ۱۹۸ سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد
۳۹	مکرم ماسٹر چوہدری خیر الدین صاحب چک ۳ ایم۔ بی ضلع سرگودھا
۴۰	" منشی محکم الدین صاحب ۱۲۴/۱ سی یونٹ ۲ لطیف آباد حیدرآباد
۴۱	مکرمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام غوث صاحب مرحوم چاہ بھاگووالہ ملتان
۴۲	مکرم ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال ضلع جہلم
۴۳	" میاں محمد نواز صاحب گوندل محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ (والد محمد سرفراز صاحب گوندل مرحوم کا مال اول)
۴۴	" شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی اسلام آباد
۴۵	" مولوی محمد سعید صاحب سابق انسپکٹر بیت المال فیکٹری ایریا ربوہ
۴۶	" رانا عبدالکریم صاحب کوچہ احمدیاں خوشاب ضلع سرگودھا
۴۷	" حکیم فضل الٰہی صاحب سیکرٹری تحریک جدید محلہ دارالرحمت غربی ربوہ
۴۸	" عبدالرؤف صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالنصر غربی ربوہ
۴۹	" چوہدری شیر محمد صاحب مرحوم دارالنصر غربی ربوہ
۵۰	" قریشی رشید احمد صاحب لیوریا درز رحیم یار خان
۵۱	" ملک محمد ابراہیم صاحب مرحوم لودھراں
۵۲	حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (مہر آپا) ربوہ
۵۳	مکرم مرزا نذیر حسین صاحب مرہم عیسیٰ گوالمنڈی لاہور
۵۴	مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " "
۵۵	مکرم حکیم محمد حسین صاحب مرحوم " "
۵۶	مکرمہ حیات بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد حسین صاحب مرحوم " "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضرورت ہے

ہمارے دواخانہ میں کام کرنے کے لئے ایک ایسے کارکن کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس، محنتی اور دیانتدار ہو۔ اس کی عمر چالیس پینتالیس سال ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ بھجوائی جائے۔

مینیجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶، ۲۷-۲۸ر اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۸۹

میں سردار بیگم زوجہ خوشی محمد صاحب قوم سوہل پیشہ خانہ داری عمر ۷۹ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میں انشاء اللہ تازیست مبلغ ایک روپیہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سردار بیگم اہلیہ خوشی محمد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ

گواہ شد۔ ڈاکٹر شریف احمد ولد رحیم اللہ صاحب زعیم انصار اللہ دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ سید بشیر احمد ولد گل حسن شاہ صاحب۔ صدر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۲۹۰

میں مجیدہ بیگم زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت نومبر ۱۹۶۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

زیور طلائی ۴ تولے مالیتی -/۴۰۰۰ روپے

حق مہر -/۱۰۰۰ روپے

سلائی مشین پرانی -/۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مجیدہ بیگم ۱۴ دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد۔ شریف احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ نور احمد کوائٹر ۲۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خالص اور دلی محبوں کا گروہ

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخلصین جماعت کے متعلق بشارت دیتے ہوئے فرماتا ہے :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا...... اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔"

(تذکرہ ۱۲۶)

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ خدائی جماعت قلیل تعداد میں ہونے اور محدود وسائل کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر گامزن رہنے کی ہر ممکن کوشش کررہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں بے حد ترقیات سے نوازتا چلا جارہا ہے۔ اس راہ میں وہ اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو نظر انداز کر کے سلسلے کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور زیادہ برکت دے۔ آمین۔

مگر ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے الہام میں یہ بھی فرماتا ہے کہ

"وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے"

جس قدر زیادہ قربانی پیش کر کے ہم اپنی فدائیت اور اخلاص کا مظاہرہ کریں گے انشاء اللہ اسی قدر زیادہ فضلوں کے وارث قرار پائیں گے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان رح

کا

مشہور دواخانہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۴۸۴۷

ربوہ بالمقابل ایوان محمود فون ۳۸۱

نگران

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان رح

رجسٹرڈ درجہ اول

نرخنامہ ادویات حیوانات

یکم نومبر ۱۹۷۹ء سے اکسیر اپھارہ۔ اکسیر کناد اکسیر دودھ۔ اکسیر پستان۔ تریاق زہرباد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات کے نرخ مندرجہ ذیل ہوں گے۔

فی پیکٹ -/۲ درجن -/۱۸ گروس -/۲۰۱ بونس

پولٹری ادویات اور کبوتر نزلہ (CURES) کے مطابق۔

حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ

فون ۶۰۶ ، ۶۰۷

ولادت

مورخہ ۲ کو مکرم برادرم محمد صالح زاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم چوہدری محمد صادق صاحب آف کریم نگر فارم (سندھ) کا پوتا اور مکرم برکات احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمد زکریا طارق تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین

(وسیم احمد شاہد متعلم جامعہ احمدیہ - ربوہ)

درخواست دعا

میرے نانا جان محترم حاجی میاں غلام محمد صاحب صراف آف سیالکوٹ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور اُن کی عمر میں برکت دے۔ آمین

عبدالباسط۔ الباسط جیولرز گولبازار ربوہ

جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے

بہترین، بااعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

راجپوت پراپرٹی ڈیلر

افضل مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں افتتاحی خطاب (بقیہ صفحہ اوّل)

حق دلوانے کی کوشش کرے اور اگر خود اس کے ذمہ کوئی حق ہو تو اس کو فوری طور پر ادا کرنے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں انسان کو عطا کی ہیں ان کی نشوونما اور ان کی ترقی کیلئے مناسب ماحول پیدا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مثال کے طور پر ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی بچہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کا حق رکھتا ہے تو اعتقادی تعصب یا علاقائی تعصب یا ملکی، خاندانی یا کسی اور قسم کے تعصب کو اس حق کی ادائیگی میں روک نہ بننے دے۔ اور مجموعی طور پر شہروں، ملکوں اور دنیا بھر کے رہنے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسا معاشرہ قائم کریں جس میں گندگی پنپ نہ سکے اور نہ کسی کے حقوق تلف ہونے کا امکان ہو سکے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا بھر کے انسانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلام کی بتلائی ہوئی خصوصی اقدار کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے ایسا معاشرہ قائم ہو گا کہ صداقت جس کو بھی نظر آئے گی وہ اس کو قبول کرنے کی کوشش کرے گا اور وہ خدا تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم کر سکے گا۔

حضور نے اسلامی اخلاق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعثتِ نبویؐ کے بعد دنیا بھر میں اخلاق کا معلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں اور ساری اسلامی اقدار فطرت کا ہی حصہ ہیں۔ حضور نے فرمایا دنیا بھر کے انسانوں کو خدا کا بندہ بنانے کے لئے کوشش جماعت احمدیہ نے کرنی ہے اور جماعت یہ کوشش کر رہی ہے۔

حضور نے اسلامی اخلاق کے اس پہلو کا بھی وضاحت سے ذکر کیا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق چاہے کوئی مشرک ہے یا خدا کا انکار کرنے والا دہریہ ہے ان کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ پہنچانے کا حکم ہے۔ یہ ہے وہ تعلیم جس کو اسلامی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر شخص کی عزت قائم کرنا ہے اور اس کی عملی مثال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائی ہے کیونکہ آپ نے فرمایا کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہ نوع انسان کے کانوں تک یہ بات پہنچا دو کہ بشر ہونے کے لحاظ سے تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ یہ بات اُس شخص نے کہی جس کو کہا گیا تھا کہ زمین و آسمان تیرے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم انسانیت کے حقوق ادا کرنے والے ہوں تا کہ جب ہم اس عارضی دنیا کو گزار کر اپنے خدا کے حضور میں حاضر ہوں تو خدا تعالیٰ کے سارے فرشتے ساری برکتوں کے ساتھ ہمارے استقبال کو کھڑے ہوں۔ آمین

ضرورت سٹاف

فضلِ [illegible] ہسپتال ربوہ کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے فوری طور پر اپنی سندات کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

۱۔ لیڈی ڈاکٹر ایم بی بی ایس	ایک مستقل آسامی اور ایک عارضی آسامی
۲۔ اسسٹنٹ ایم بی بی ایس (ڈاکٹر)	ایک مستقل آسامی
۳۔ میڈیکل آفیسر	دو آسامی
۴۔ میل نرسز کوالیفائڈ	چار آسامیاں
۵۔ بیلدار تجربہ کار	ایک آسامی مگر عارضی

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر

اجلاس سب کمیٹی شوریٰ بہشتی مقبرہ

مورخہ ۸؍ نومبر ۱۹۷۹ء بروز [illegible] جمعرات بعد نماز مغرب سب کمیٹی شوریٰ بہشتی مقبرہ کا اجلاس دارالضیافت ربوہ میں منعقد ہو گا۔ براہ کرم تمام ممبران کرام وقت مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمادیں۔ فرداً فرداً بھی ممبران کو اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔

(سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ)

آپ نے ایک نئی تاریخ کو جنم دیا ہے

ڈاکٹر عبد السلام کے نام ناظم ارشاد وقفِ جدید کا تار

جماعت احمدیہ کے ایک ذیلی ادارے وقفِ جدید کی طرف سے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو نوبل پرائز ملنے پر مبارکباد کا جو تار بھیجا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ:۔

"آپ کو نوبل پرائز کا عظیم اعزاز حاصل ہونے پر ہماری روحیں خدا تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکر کے طور پر سجدہ ریز ہیں۔ آپ نے پہلے مسلمان سائنسدان کی حیثیت سے یہ عظیم ایوارڈ حاصل کر کے ایک نئی تاریخ کو جنم دیا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل کرے اور اس دنیا میں آپ کو اس سے بھی بلند تر مقام عطا کرے اور آپ سے راضی ہو۔ پاکستان کو آپ کی ذات پر بجا طور پر فخر ہے۔

مرزا طاہر احمد۔ ناظم ارشاد وقفِ جدید۔ ربوہ"

نوبل پرائز کی خبر ملتے ہی ڈاکٹر عبد السلام نے نمازِ شکرانہ ادا کی

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے احباب میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی

لندن۔ عالمِ اسلام اور پاکستان کے نامور سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام اپنے نوبل پرائز ملنے کی خبر سنتے ہی فوراً لندن میں واقع جماعت احمدیہ کی مسجد فضل میں تشریف لے گئے اور وہاں پر خدا تعالیٰ کے حضور شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ لندن سے مبلغ اسلام مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو نوبل پرائز ملنے کی خبر سے جماعت احمدیہ لندن کے احباب میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ برطانیہ کے مشنری انچارج محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو مبارکباد پیش کی۔ مکرم مبارک ساقی صاحب نے تار میں لکھا ہے کہ اس سے قبل جمعہ کے روز مسجد لندن کے امام مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے احبابِ جماعت کو ڈاکٹر صاحب کے یہ اعزاز حاصل کرنے کیلئے خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک کی تھی۔ اس اعزاز سے جو کہ فزکس کے میدان میں پہلے مسلمان سائنسدان کو ملا ہے عالمِ اسلام کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ کامیابی تمام احمدیوں کے لئے مہمیز کا کام دے اور خدا تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنی بے حد و حساب برکات سے نوازے۔ (آمین)

درخواست دعا

میرے کچھ گھریلو معاملات ایسے خراب ہیں جن کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ احباب جماعت میرے لئے دعا کریں کہ خدا میری پریشانیوں کو دور کرے۔

(عبد المجید۔ میرپور خاص۔ ڈاکٹر صدیقی بازار)

خصوصی رعایت سے فائدہ اٹھائیں

کٹ پیس و پلین و پرنٹ امریکن جارجٹ و فرنچ شیفون۔ چیک پتلون و مختلف مردانہ سوٹنگ کلاتھ۔ ہیپر پرنٹ و لوکی پرنٹ میں عید الاضحیٰ تک کے لئے خصوصی رعایت کی گئی ہے۔ خریداران اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

مومن کلاتھ ہاؤس۔ ربوہ

فون نمبر ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵